معز امجد
ترجمہ وتدوین: شاہد رضا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خیر و شر

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

رُوِیَ أَنَّ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ قَالَ: کَانَ النَّاسُ یَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَیْرِ وَکُنْتُ أَسْأَلُہُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ یُّدْرِکَنِیْ.

فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، إِنَّا کُنَّا فِیْ جَاھِلِیَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰہُ بِھٰذَا الْخَیْرِ فَھَلْ بَعْدَ ھٰذَا الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ؟

قَالَ: نَعَمْ،

قُلْتُ: وَھَلْ بَعْدَ ذٰلِکَ الشَّرِّ مِنْ خَیْرٍ؟

قَالَ: نَعَمْ، وَفِیْہِ دَخَنٌ،

قُلْتُ: وَمَا دَخَنُہُ؟

قَالَ: قَوْمٌ یَھْدُوْنَ بِغَیْرِ ھَدْیِیْ تَعْرِفُ مِنْھُمْ وَتُنْکِرُ،

قُلْتُ: فَھَلْ بَعْدَ ذٰلِکَ الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ؟

قَالَ: نَعَمْ، دُعَاةٌ إِلٰی أَبْوَابِ جَھَنَّمَ، مَنْ أَجَابَھُمْ إِلَیْھَا قَذَفُوْہُ فِیْھَا،

قُلۡتُ: یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ، صِفۡھُمۡ لَنَا،

فَقَالَ: ھُمۡ مِنۡ جِلۡدَتِنَا وَیَتَکَلَّمُوۡنَ بِأَلۡسِنَتِنَا،

قُلۡتُ: فَمَا تَأۡمُرُنِیۡ إِنۡ أَدۡرَکَنِیۡ ذٰلِکَ؟

قَالَ: تَلۡزَمُ جَمَاعَةَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَإِمَامَھُمۡ،

قُلۡتُ: فَإِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّھُمۡ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟

قَالَ: فَاعۡتَزِلۡ تِلۡکَ الۡفِرَقَ کُلَّھَا وَلَوۡ أَنۡ تَعَضَّ بِأَصۡلِ شَجَرَةٍ حَتّٰی یُدۡرِکَکَ الۡمَوۡتُ وَأَنۡتَ عَلٰی ذٰلِکَ.

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

روایت کیا گیا ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر (اچھائی)[1] کے متعلق سوال کرتے تھے، جبکہ میں آپ سے شر (برائی) کے متعلق سوال کرتا تھا[2]، اس ڈر سے کہ کہیں وہ مجھے آ نہ لے۔

چنانچہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، بے شک، ہم جہالت اور شر میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس (امن کی) خیر سے نوازا، کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں،

میں نے عرض کیا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگا؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں، مگر اس میں غبار (یا شر کا بادل) ہوگا،

میں نے عرض کیا: اس میں غبار کیسا ہوگا؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ایسے لوگ ہوں گے جو اس ہدایت کے علاوہ کسی اور ہدایت پر حکومت کریں گے جو میں لے کر آیا ہوں، تم ان میں اچھے اور برے، دونوں اعمال دیکھو گے[3]،

میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں، ایسے لوگ ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں کی طرف بلا رہے ہوں گے،

جس نے اس کی طرف ان کی دعوت قبول کی، وہ اسے اس میں جھونک دیں گے[۴]،

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، ان کے بارے میں ہمیں بتایئے،

آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ہمارے جیسے ہوں گے اور ہماری زبان میں بات کریں گے[۵]،

میں نے عرض کیا: اگر میں یہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟

آپ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے نظم اجتماعی کے ساتھ وابستہ رہو اور ان کے حکمران کے تابع فرمان رہو[۶]،

میں نے عرض کیا: اگر ان کا نہ کوئی نظم اجتماعی ہو اور نہ کوئی حکمران ہو تو مجھے کیا کرنا چاہیے[۷]؟

آپ نے ارشاد فرمایا: تو تم ان تمام فرقوں سے الگ ہو جاؤ اور (اسی حالت میں رہو) اگرچہ تمھیں ایک درخت کی جڑ اپنے دانتوں سے پکڑنی پڑے، یہاں تک کہ (ان فرقوں سے الگ رہتے ہوئے) اسی حالت میں تمھیں موت آ لے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ترجمے کے حواشی

۱۔ جیسا کہ آگے روایت کے مضمون سے واضح ہو جائے گا کہ یہاں دونوں الفاظ ــــ 'خیر' اور 'شر' ــــ ایک خاص مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔ لفظ 'خیر' یہاں اجتماعی امن اور سیاسی ہم آہنگی کے لیے استعمال ہوا ہے، جبکہ لفظ 'شر' انتشار اور عدم اتحاد کے لیے استعمال ہوا ہے۔

۲۔ حضرت حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ میں اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موجودہ سیاسی اور اجتماعی حالت میں کسی بھی قسم کے ممکنہ فساد اور جارحیت کے متعلق سوال کرتا، جبکہ دوسرے لوگ ایسے امور کے بارے میں سوال کرتے جن کا تعلق اجتماعی امن اور ہم آہنگی سے ہوتا تھا۔ یہ امن و ہم آہنگی اللہ تعالیٰ نے ان عرب لوگوں کو عطا فرمائی تھی جو روایتی طور پر مختلف گروہوں میں رہنے والے تھے۔

۳۔ یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے کہ اس روایت میں اس زمانے کو خیر کا زمانہ قرار دیا گیا ہے جس میں حکمران عموماً شریعت کے احکام سے منحرف ہوں گے، اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل اس زمانے میں مسلمان ہم آہنگی اور اجتماعی اتحاد کی زندگی گزاریں گے۔

۴۔ روایت کے سیاق وسباق سے یہ بات بالبداہت واضح ہے کہ اس میں ان حکمرانوں کی طرف اشارہ ہے جو حصول تخت کے لیے اپنے مطالبات مسلط کر کے لوگوں میں فرقہ دارانہ اور انتشار کی فضا پھیلانے کی کوشش کریں گے۔

۵۔ یعنی وہ عربوں میں سے ہی ہوں گے۔

۶۔ روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ہے کہ تمام حالات میں نظم اجتماعی کی پیروی کی جائے اور علیحدگی پسند گروہوں کی ان کے حصول مقاصد میں معاونت سے احتراز کیا جائے۔

۷۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ آپ سے کہتے ہیں کہ اگر مسلم حکومت پہلے ہی معزول کر دی گئی ہو اور مسلمان انتشار کی حالت میں رہ رہے ہوں تو متفرق گروہوں میں سے کس کی حمایت کرنی چاہیے، جبکہ وہ حکومت کے حصول کے لیے جنگ کر رہے ہوں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

حاصل کلام

اس روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ عربوں میں اجتماعی امن اور ہم آہنگی کی عظیم نعمت ہمیشہ نہیں رہے گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا ہے کہ جب مجموعی حالت فساد کا شکار ہو تو انھیں مسلمانوں کے نظم اجتماعی سے وابستہ رہنا چاہیے، اور حکمرانوں کے اطاعت گزار رہنا چاہیے، اگرچہ وہ بے انصافی اور احکام اسلام کی عدم اطاعت کے مرتکب ہوں۔ اگر نظم اجتماعی موجود نہ ہو اور سیاسی انتشار غالب ہو تو عام آدمی کو ان تمام گروہوں سے الگ رہنا چاہیے جو اپنی حکومت کے قیام کے لیے اپنے مخالفین سے جنگ کر رہے ہوں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم آدمی کے اس مطلوبہ کردار کے متعلق ہے جو اسے مختلف سیاسی اور مجموعی حالات میں ادا کرنا چاہیے۔ جب ایک آدمی حکومت کے ماتحت زندگی گزار رہا ہو تو اسے سختی سے اجتماعی فیصلوں کی اطاعت کرنی چاہیے، یہاں تک کہ اگر کوئی یہ محسوس کرے کہ یہ فیصلے درست نہیں ہیں اور اسلامی اصولوں کے خلاف ہیں، اسے ان فیصلوں کا فرماں بردار رہنا چاہیے۔ بہ صورت دیگر اگر کوئی آدمی ایسے حالات میں زندگی گزار رہا ہے کہ جس میں حکومت پہلے ہی معزول کر دی گئی ہے اور لوگوں نے اپنے آپ کو الگ الگ گروہوں میں تقسیم کر لیا ہے اور ہر گروہ اپنی ہی حکومت قائم کرنے کے لیے سعی کر رہا ہے، تو پھر ایک مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان گروہوں سے الگ رکھے اور حکومت کے حصول کے لیے اس جاری جنگ میں شریک نہ ہو۔

متون

بعض اختلافات کے ساتھ یہ روایت بخاری، رقم ۳۴۱۱-۳۴۱۲، ۶۶۷۳؛ مسلم، رقم ۱۸۴۷ا، ۱۸۴۷ب؛ ابوداؤد، رقم ۴۲۴۴-۴۲۴۶؛ ابن ماجہ، رقم ۳۹۸۱؛ بیہقی، رقم ۱۶۳۸۷، ۱۶۳۹۴، ۱۶۴۰۷، ۱۶۵۷۲؛ سنن النسائی الکبریٰ، رقم ۸۰۳۲-۸۰۳۳؛ احمد، رقم ۱۸۴۳۰، ۲۳۳۳۰، ۲۳۴۳۸، ۲۳۴۷۳ا، ۲۳۴۷۳ب، ۲۳۴۷۴-۲۳۴۷۹، ۲۳۴۹۶؛ ابن حبان، رقم ۱۱۷، ۵۹۲۳؛ ابویعلیٰ، رقم ۸۷۳؛ عبدالرزاق ۲۰۷۱۱ اور ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۱۱۴، ۳۷۱۳۳ میں روایت کی گئی ہے۔

بعض روایات، مثلاً سنن النسائی الکبریٰ، رقم ۸۰۳۲ میں 'كان الناس يسئلون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر' (لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر (اچھائی) کے متعلق سوال کرتے تھے، جبکہ میں آپ سے شر (برائی) کے متعلق سوال کرتا تھا) کے الفاظ کے بجاے ان کے مترادف الفاظ 'كان الناس يسئلون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وأسأله عن الشر' (لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر (اچھائی) کے متعلق سوال کرتے تھے، جبکہ میں آپ سے شر (برائی) کے متعلق سوال کرتا تھا) روایت کیے گئے ہیں؛ بخاری، رقم ۳۴۱۲ میں یہ الفاظ 'تعلم أصحابي الخير وتعلمت الشر' (میرے صحابہ خیر سیکھتے تھے، جبکہ میں شر کے بارے میں سیکھتا تھا) روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۲۳۴۳۸ میں یہ الفاظ 'كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يسألونه عن الخير وكنت أسأله عن الشر' (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ سے خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے، جبکہ میں شر کے بارے میں سوال کرتا تھا) روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۴۲۴۴ میں یہ الفاظ 'إن الناس كانوا يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر' (بے شک، لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر (اچھائی) کے متعلق سوال کرتے تھے، جبکہ میں آپ سے شر (برائی) کے متعلق سوال کرتا تھا) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً سنن النسائی الکبریٰ، رقم ۸۰۳۲ میں 'مخافة أن يدركني' (اس ڈر سے کہ کہیں وہ مجھے آ نہ لے) کے الفاظ کے بجاے 'وعرفت أن الخير لن يسبقني' (اور میں نے جان لیا کہ خیر مجھ سے بھاگے گی نہیں) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً سنن النسائی الکبریٰ، رقم ۸۰۳۳ میں یہ الفاظ 'كيما أعرفه

فأتقيه وعلمت أن الخير لا يفوتني' (تاکہ میں اسے جان لوں اور اس سے اپنے آپ کو بچا سکوں، اور میں نے جان لیا کہ خیر مجھ سے بھاگے گی نہیں) روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۳۸ میں یہ الفاظ 'لم فعلت ذلك؟ قال: من اتقی الشر وقع في الخير' (تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا: جو شر سے بچ گیا، اس نے خیر کا کام کیا) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ب میں 'إنا كنا في جاهلية وشر' (بے شک، ہم جہالت اور شر میں تھے) کے الفاظ کے بجائے 'إنا كنا بشر' (بے شک، ہم شر میں تھے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ب میں 'فجاء نا الله بهذا الخير' (پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس (امن کی) خیر سے نوازا) کے الفاظ کے بجائے 'فجاء الله بخير فنحن فيه' (پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس (امن کی) خیر سے نوازا جس میں ہم زندگی گزار رہے ہیں) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ ابوداؤد، رقم ۴۲۴۴ میں یہ الفاظ 'یا رسول الله، أرأيت هذا الخير الذي أعطانا الله أيكون بعده شر كما كان قبله؟' (کیا آپ اس خیر کو دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی، کیا اس کے بعد پہلے کی طرح شر ہو گا؟) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ میں 'فهل بعد هذا الخير من شر؟' (کیا اس خیر کے بعد شر ہو گا؟) کے الفاظ کے بجائے 'فهل بعد هذا الخير شر؟' (کیا اس خیر کے بعد شر ہو گا؟) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ب میں 'فهل من وراء هذا الخير شر؟' (کیا اس خیر کے پیچھے شر ہو گا) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ سنن النسائی الکبریٰ، رقم ۸۰۳۲ میں یہ الفاظ 'بعد هذا الخير شر؟' (اس خیر کے بعد شر ہو گا؟) روایت کیے گئے ہیں؛ سنن النسائی الکبریٰ، رقم ۸۰۳۳ میں یہ الفاظ 'هل بعد الخير من شر؟' (کیا خیر کے بعد شر ہو گا؟) روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۶۹ میں یہ الفاظ 'هل بعد هذا الخير شر كما كان قبله شر؟' (کیا اس خیر کے بعد پہلے کی طرح شر ہو گا؟) روایت کیے گئے ہیں؛ ابن حبان، رقم ۱۱۷ میں یہ الفاظ 'هل بعد هذا الخير الذي نحن فيه من شر نحذره؟' (کیا اس خیر کہ جس میں ہم ہیں، کے بعد شر ہو گا جس سے ہمیں بچنا چاہیے؟) روایت کیے گئے ہیں؛ ابوداؤد، رقم ۴۲۴۶ میں یہ الفاظ 'یا رسول الله، هل بعد هذا الخير شر؟' (یا رسول اللہ، کیا اس خیر کے بعد شر ہو گا؟) روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۶ میں یہ الفاظ 'یا رسول الله،

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

أیکون بعد هذا الخیر شر کما کان قبله شر؟ ‘(یارسول اللہ، کیا اس خیر کے بعد پہلے کی طرح شر ہوگا؟) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۴۲۴۶ میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پہلے سوال کے جواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ’فتنة و شر‘ (ہاں، فتنہ اور شر ہوگا) کے الفاظ میں روایت کیا گیا ہے۔

بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۴۲۴۴ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے جواب کے بعد ’قلت: فما العصمة من ذلك؟ قال: السیف‘ (میں نے عرض کیا: تو اس سے کیسے بچا جائے؟ آپ نے جواب دیا: تلوار سے) کے الفاظ کا اضافہ ہے؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۳ میں ان الفاظ کے مترادف الفاظ ’فما العصمة منه؟ قال: السیف‘ (تو اس سے کیسے بچا جائے؟ آپ نے جواب دیا: تلوار سے) روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۳ میں یہ الفاظ ’فما العصمة یا رسول اللّٰه؟ قال: السیف‘ (تو یارسول اللہ، اس سے کیسے بچا جائے؟ آپ نے جواب دیا: تلوار سے) روایت کیے گئے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ میں ’وهل بعد ذلك الشر من خیر؟‘ (اور کیا اس شر کے بعد خیر ہوگا؟) کے الفاظ کے بجائے ’هل بعد ذلك الشر من خیر؟‘ (کیا اس شر کے بعد خیر ہوگا؟) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ ابوداؤد، رقم ۴۲۴۶ میں یہ الفاظ ’یا رسول اللّٰه، هل بعد هذا الشر خیر؟‘ (یارسول اللہ، کیا اس شر کے بعد خیر ہوگا؟) روایت کیے گئے ہیں؛ مسلم، رقم ۱۸۴۷ میں یہ الفاظ ’هل وراء ذلك الشر خیر؟‘ (کیا اس شر کے پیچھے خیر ہوگا؟) روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۱۶۳۸۷ میں یہ الفاظ ’فهل بعد ذلك الشر من خیر؟‘ (تو کیا اس شر کے بعد خیر ہوگا؟) روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۱۶۳۹۴ میں یہ الفاظ ’وهل وراء هذا الشر خیر؟‘ (اور کیا اس شر کے پیچھے خیر ہوگا؟) روایت کیے گئے ہیں؛ ابوداؤد، رقم ۴۲۴۴ میں یہ الفاظ ’یا رسول اللّٰه، ثم ماذا یکون؟‘ (یارسول اللہ، پھر کیا ہوگا؟) روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۳ میں یہ الفاظ ’ثم ماذا؟‘ (پھر کیا ہو گا؟) روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۶ میں روایت کیا گیا ہے کہ صحابی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ’وهل بعد هذا السیف بقیة؟‘ (اور کیا اس تلوار کے بعد کچھ باقی رہے گا؟)۔

بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۴۲۴۶ میں ’نعم، وفیه دخن‘ (ہاں، مگر اس میں غبار (یا شر کا بادل) ہوگا)

کے الفاظ کے بجاے 'یا حذیفة، تعلم کتاب اللّٰه و اتبع ما فیه' (اے حذیفہ، کتاب اللہ سیکھو اور جو اس میں ہے، اس کی پیروی کرو) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۳ میں یہ الفاظ 'ثم تکون هدنة علی دخن' (پھر امن ہوگا جس پر شر کا غبار چھایا ہوگا) روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۶ میں یہ الفاظ 'نعم، تکون إمارة علی أقذاء و هدنة علی دخن' (ہاں اندھے پن پر مبنی حکومت ہوگی اور امن ہوگا جس پر شر کا غبار چھایا ہوگا) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ب میں 'و ما دخنه؟' (اس میں غبار کیسا ہوگا؟) کے الفاظ کے بجاے 'کیف؟' (کیسے؟) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۱۶۳۹۴ میں یہ الفاظ 'کیف یکون؟' (وہ کیسا ہوگا؟) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ا میں 'قوم یهدون بغیر هدیی تعرف منهم و تنکر' (ایسے لوگ ہوں گے جو اس ہدایت کے علاوہ کسی اور ہدایت پر حکومت کریں گے جو میں لے کر آیا ہوں، تم ان میں اچھے اور برے، دونوں اعمال دیکھو گے) کے الفاظ کے بجاے 'قوم یستنون بغیر سنتی و یهدون بغیر هدیی تعرف منهم و تنکر' (ایسے لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے علاوہ دوسرے طریقے قائم کریں گے اور ایسے لوگ ہوں گے جو اس ہدایت کے علاوہ کسی اور ہدایت پر حکومت کریں گے جو میں لے کر آیا ہوں، تم ان میں اچھے اور برے، دونوں اعمال دیکھو گے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۳ب میں یہ الفاظ 'قلوب لا تعود علی ما کانت' (دل ایسے نہیں ہوں گے، جیسے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ب میں 'فهل بعد ذلك الخیر من شر؟' (تو کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟) کے الفاظ کے بجاے 'فهل وراء ذلك الخیر شر؟' (تو کیا اس خیر کے پیچھے شر ہوگا؟) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۱۶۳۸۷ میں یہ الفاظ 'هل بعد ذلك الخیر من شر؟' (کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟) روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۳ب میں یہ الفاظ 'ثم ماذا؟' (پھر کیا ہوگا؟) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ب میں 'نعم، دعاة إلی أبواب جهنم. من أجابهم إلیها قذفوه فیها' (ہاں، ایسے لوگ ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں کی طرف بلا رہے ہوں گے، جس نے اس کی طرف ان کی

www.alghamidi.org
www.javedahmadghamidi.com

دعوت قبول کی، وہ اسے اس میں جھونک دیں گے) کے الفاظ کے بجائے ’یکون بعدی أئمة لا یهتدون بهدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیهم رجال قلوبهم قلوب الشیاطین فی جثمان إنس‘ (میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو میری ہدایت پر عمل پیرا نہیں ہوں گے اور میرے طریقے پر نہیں چلیں گے اور ان میں ایسے آدمی کھڑے ہوں گے جن کے دل انسانی جسموں میں شیاطین کے دل ہوں گے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ ابن ماجہ، رقم ۳۹۸۱ میں یہ الفاظ ’تکون فتن علی أبوابها دعاة إلی النار‘ (دروازوں پر فتنے ہوں گے جن پر ایسے لوگ ہوں گے جو دوزخ کی طرف بلا رہے ہوں گے) روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۳ میں یہ الفاظ ’ثم تکون دعاة الضلالة‘ (پھر گمراہی کی طرف بلانے والے ہوں گے) روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۶ میں یہ الفاظ ’ثم تنشأ دعاة الضلالة‘ (پھر گمراہی کی طرف بلانے والے پیدا ہوں گے) روایت کیے گئے ہیں؛ عبدالرزاق، رقم ۲۰۷۱۱ میں ان الفاظ کے مترادف الفاظ ’ثم ینشأ دعاة الضلالة‘ (پھر گمراہی کی طرف بلانے والے پیدا ہوں گے) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ا میں ’هم من جلدتنا ویتکلمون بألسنتنا‘ (وہ ہمارے جیسے ہوں گے اور ہماری زبان میں بات کریں گے) کے الفاظ کے بجائے ’قوم من جلدتنا ویتکلمون بألسنتنا‘ (وہ لوگ ہمارے جیسے ہوں گے اور ہماری زبان میں بات کریں گے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بیہقی، رقم ۱۶۵۷۲ میں یہ الفاظ ’هم من جلدتنا، یتکلمون بألسنتنا‘ (وہ ہمارے جیسے ہوں گے، ہماری زبان میں بات کریں گے) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ا میں ’فما تأمرنی إن أدرکنی ذلك؟‘ (اگر میں یہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟) کے الفاظ کے بجائے ’یا رسول اللّٰه، فما تری إن أدرکنی ذلك؟‘ (یا رسول اللہ، اگر میں یہ زمانہ پاؤں تو آپ کی کیا راے ہے؟) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ب میں ’کیف أصنع یا رسول اللّٰه، إن أدرکت ذلك؟‘ (یا رسول اللہ، اگر میں یہ زمانہ پاؤں تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ب میں ’تلزم جماعة المسلمین وإمامهم‘ (مسلمانوں کے نظم اجتماعی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کے ساتھ وابستہ رہو اور ان کے حکمران کے تابع فرمان رہو) کے الفاظ کے بجاے 'تسمع و تطیع للأمیر و إن ضرب ظھرك و أخذ مالك فاسمع و أطع' (حکمران کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو، اگرچہ وہ تمھیں سزا دے اور تمھارا مال چھین لے، تم اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۳ میں یہ الفاظ 'فإن رأیت یومئذ خلیفة اللّٰہ فی الأرض فالزمه و إن نھك جسمك و أخذ مالك' (اس دوران میں اگر تم زمین میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ دیکھو تو اس سے وابستہ رہو، اگرچہ وہ تمھیں سزا دے اور تمھارا مال چھین لے) روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۶ میں یہ الفاظ 'فإن کان للّٰہ یومئذ فی الأرض خلیفة جلد ظھرك و أخذ مالك فألزمه' (اس دوران میں اگر زمین میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہو جو تمھیں سزا دے اور تمھارا مال چھین لے، اس سے وابستہ رہو) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۴۷ میں 'و لو أن تعض بأصل شجرة' (اگرچہ تمھیں ایک درخت کی جڑ اپنے دانتوں سے پکڑنی پڑے) کے الفاظ کے بجاے ان کے مترادف الفاظ 'ولو أن تعض علی أصل شجرة' (اگرچہ تمھیں ایک درخت کی جڑ اپنے دانتوں سے پکڑنی پڑے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۳ میں یہ الفاظ 'فإن لم تره فاھرب فی الأرض ولو أن تموت و أنت عاض بجذل شجرة' (اگر تم حکمران نہ دیکھو تو کسی اور زمین کی طرف بھاگ جاؤ، اگرچہ ایک درخت کی جڑ پکڑتے ہوئے تمھیں موت آ جائے) روایت کیے گئے ہیں؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۶ میں یہ الفاظ 'و إلا قمت و أنت عاض علی جذل شجرة' (ورنہ تم اکیلے کھڑے ہو، جبکہ تم نے ایک درخت کی جڑ کو پکڑا ہو) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً بیہقی، رقم ۱۶۳۸۷ میں 'و أنت علی ذلك' (جبکہ تم اسی حالت میں ہو) کے الفاظ کے بجاے ان کے مترادف الفاظ 'و أنت کذلك' (جبکہ تم اسی حالت میں ہو) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

احمد، رقم ۲۳۴۷۳ میں 'قال: قلت: ثم ماذا؟ قال: ثم یخرج الدجال، قال: قلت: فیم یجیء به معه؟ قال: بنھر أو قال: ماء و نار، فمن دخل نھره حط أجره و وجب وزره و من دخل ناره وجب أجره و حط وزره، قال: قلت: ثم ماذا؟ قال: لو أنتجت فرسًا لم ترکب فلوھا حتی تقوم الساعة' (راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: پھر کیا ہو گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر دجال نکلے گا، راوی

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

کہتے ہیں کہ میں نے کہا: وہ اپنے ساتھ کیا لے کر آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ایک نہر یا فرمایا: پانی اور آگ، چنانچہ جو اس کی نہر میں داخل ہوا، اس کا اجر ضائع ہوگیا اور اس کا بوجھ واجب ہوگیا اور جو اس کی آگ میں داخل ہوگیا، اس کا اجر واجب ہوگیا اور اس کا بوجھ ضائع ہوگیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اگر ایک گھوڑی ایک گھوڑا جنے تو تم قیامت تک اس پر سوار نہیں ہوسکو گے) کے الفاظ کا اضافہ روایت کیا گیا ہے؛ احمد، رقم ۲۳۴۷۳ میں یہ اضافی الفاظ 'قال: قلت: ثم ماذا؟ قال: يخرج الدجال بعد ذلك معه نهر و نار، من وقع فی ناره وجب أجره وحط وزره ومن وقع فی نهره وجب وزره وحط أجره، قال: قلت: ثم ماذا؟ قال: ثم ينتج المهر فلا يركب حتى تقوم الساعة' (راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد دجال نکلے گا جس کے پاس ایک نہر اور آگ ہوگی، جو اس کی آگ میں گر پڑا، اس کا اجر واجب ہوگیا اور اس کا بوجھ ضائع ہوگیا، اور جو اس کی نہر میں گر پڑا، اس کا بوجھ واجب ہوگیا اور اس کا اجر ضائع ہوگیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: پھر گھوڑی بچہ جنے گی اور قیامت تک کوئی بھی اس پر سوار نہیں ہوگا) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً سنن النسائی الکبریٰ، رقم ۸۰۳۲ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے درمیان ہونے والا مکالمہ مختلف الفاظ میں روایت کیا گیا ہے۔ وہ درج ذیل ہے:

قلت: يا رسول الله، بعد هذا الخير شر؟ قال: يا حذيفة، تعلم كتاب الله واتبع ما فيه، ثلاث مرار. قلت: يا رسول الله، أبعد هذا الخير شر؟ قال: يا حذيفة، تعلم كتاب الله واتبع ما فيه، ثلاث مرار. قلت: يا رسول الله، أبعد هذا الخير شر؟ قال: هدنة على دخن، وجماعة على أقذاء فيها. قلت: يا رسول الله، أبعد هذا الخير شر؟ قال: يا حذيفة، تعلم كتاب الله واتبع ما فيه، ثلاث مرار. قلت: يا رسول الله، أبعد

''میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ نے تین مرتبہ فرمایا: اے حذیفہ، کتاب اللہ سیکھو اور جو اس میں ہے، اس کی پیروی کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ نے تین مرتبہ فرمایا: اے حذیفہ، کتاب اللہ سیکھو اور جو اس میں ہے، اس کی پیروی کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: کچھ غبار کے ساتھ امن ہوگا اور ایک صاحب حکومت گروہ اپنی اندھی آنکھوں کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ

www.javedahmadghamidi.com

هذا الخير شر؟ قال: فتنة عمياء صماء عليها دعاة على أبواب النار، وأن تموت، يا حذيفة، وأنت عاض على جذل خير لك من أن تتبع أحدًا منهم.

نے تین مرتبہ فرمایا: اے حذیفہ، کتاب اللہ سیکھو اور جو اس میں ہے، اس کی پیروی کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، کیا اس خیر کے بعد شر ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ایک آزمایش ہو گی جس میں لوگ اندھے اور بہرے ہو گے اور ان پر ایسے حکمران ہوں گے جو ان کو دوزخ کے دروازوں پر بلا رہے ہوں گے۔ اے حذیفہ، تیرا فوت ہونا اس سے بہتر ہے کہ تو ان میں سے کسی کی پیروی کرے، جبکہ تم نے اپنے دانتوں کے ساتھ ایک جڑ کو پکڑ رکھا ہو۔ ''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۴۲۴۶ میں 'و جماعة على أقذاء فيها' (اور اندھی آنکھوں کے ساتھ حکومت کرنے والا ایک گروہ) کے الفاظ کے بجاے ان کے مترادف الفاظ 'و جماعة على أقذاء فيهم' (اور اندھی آنکھوں کے ساتھ حکومت کرنے والا ایک گروہ) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں، جس کے بعد روایت کیا گیا ہے کہ صحابی حضرت حذیفہ بن یمان نے سوال کیا: 'یا رسول الله، الهدنة على دخن، ما هي؟' (یارسول اللہ، غبار کے ساتھ امن، یہ کیا ہے؟) روایت کیا گیا ہے، جبکہ اس کے جواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد 'لا ترجع قلوب أقوام على الذي كانت عليه' (لوگوں کے چہروں سے جو ظاہر ہوتا ہے، وہ ان کے دلوں میں نہیں ہے) روایت کیا گیا ہے۔

بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۴۲۴۶ میں 'وأن تموت' (اور یہ کہ تم وفات پا جاؤ) کے الفاظ کے بجاے ان کے مترادف الفاظ 'فإن تمت' (اگر تم وفات پا جاؤ) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً سنن النسائی الکبریٰ، رقم ۸۰۳۳ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے درمیان اسی طرح کا مکالمہ روایت کیا گیا ہے۔ وہ درج ذیل ہے:

قلت: يا رسول الله، هل بعد الخير من شر؟ قال: يا حذيفة، تعلم كتاب الله واعمل

''میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، کیا خیر کے بعد شر ہو گا؟ آپ نے فرمایا: اے حذیفہ، کتاب اللہ سیکھو اور جو

بما فيه، فأعدت عليه القول ثلاثا، فقال في الثالثة: فتنة واختلاف. قلت: يا رسول اللّٰه، هل بعد ذلك الشر من خير؟ قال: يا حذيفة، تعلم كتاب اللّٰه واعمل بما فيه ثلاثا، ثم قال في الثالثة: هدنة على دخن وجماعة على قذى فيها. قلت: يا رسول اللّٰه، هل بعد ذلك الخير من شر؟ قال: يا حذيفة، تعلم كتاب اللّٰه واعمل بما فيه ثلاثا، ثم قال في الثالثة: فتن على أبوابها دعاة إلى النار فلأن تموت وأنت عاض على جذل خير لك من أن تتبع أحدًا منهم.

اس میں ہے،اس پر عمل کرو، یہ قول میں نے آپ سے تین مرتبہ کہا اور تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا: فتنہ اور اختلاف۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، کیا اس شر کے بعد خیر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اے حذیفہ، کتاب اللہ سیکھو اور جو اس میں ہے، اس پر عمل کرو، پھر تیسری مرتبہ فرمایا: کچھ غبار کے ساتھ امن ہو گا اور ایک صاحب حکومت گروہ اپنی اندھی آنکھوں کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، کیا اس خیر کے بعد شر ہو گا؟ آپ نے تین مرتبہ فرمایا: اے حذیفہ، کتاب اللہ سیکھو اور جو اس میں ہے، اس پر عمل کرو، پھر تیسری مرتبہ فرمایا: فتنے ہوں گے، جن کے دروازوں پر ایسے لوگ ہوں گے جو دوزخ کی طرف بلا رہے ہوں گے، اس لیے تیرا فوت ہونا اس سے بہتر ہے کہ تو ان میں سے کسی کی پیروی کرے، جبکہ تم نے اپنے دانتوں کے ساتھ ایک جڑ کو پکڑ رکھا ہو۔‘‘

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۲۳۴۹۶ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب ’إقرأ كتاب اللّٰه واعمل بما فيه‘ (کتاب اللہ پڑھو اور جو اس میں ہے، اس پر عمل کرو) روایت کیا گیا ہے؛ ابن حبان، رقم ۱۱۷ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ’يا حذيفة، عليك بكتاب اللّٰه فتعلمه واتبع ما فيه خيرًا لك‘ (اے حذیفہ، کتاب اللہ کے ساتھ وابستہ رہو، اسے سیکھو اور جو اس میں ہے، اس پر عمل کرو، یہ تمھارے لیے بہتر ہوگا) روایت کیا گیا ہے۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۲۳۴۹۶ میں ابتدائی نجات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ’نعم فتنة عمياء عماء صماء ودعاة ضلالة على أبواب جهنم من أجابهم قذفوه فيها‘ (ہاں، ایک آزمایش ہوگی جس میں لوگ اندھے اور بہرے ہوگے اور دوزخ کے دروازوں پر ایسے لوگ ہوں گے جو گمراہی کی طرف بلا رہے ہوں گے، جس نے ان کی دعوت قبول کی، اسے وہ دوزخ میں جھونک دیں گے) روایت کیا گیا ہے۔

بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۴۲۴۴ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابی حضرت حذیفہ بن یمان رضی

اللہ عنہ کے درمیان ہونے والا مکمل طور پر مکالمہ مختلف روایت کیا گیا ہے۔ وہ درج ذیل ہے:

قلت: يا رسول اللّٰه، أرأيت هذا الخير الذى أعطانا اللّٰه أيكون بعده شر كما كان قبله؟ قال: نعم. قلت: فما العصمة من ذلك؟ قال: السيف. قلت: يا رسول اللّٰه، ثم ماذا يكون؟ قال: إن كان للّٰه خليفة فى الأرض فضرب ظهرك وأخذ مالك فأطعه وإلا فمت وأنت عاض بجذل شجرة. قلت: ثم ماذا؟ قال: ثم يخرج الدجال معه نهر ونار. فمن وقع فى ناره وجب أجره وحط وزره ومن وقع فى نهره وجب وزره وحط أجره. قال: قلت: ثم ماذا؟ قال: ثم هى قيام الساعة.

’’میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو خیر عطا کی ہے، اس کے بارے میں آپ کی کیا راے ہے، کیا اس کے بعد پہلے کی طرح شر ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے عرض کیا: تو اس سے کیسے بچا جائے؟ آپ نے فرمایا: تلوار سے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، پھر کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: اگر زمین میں اللہ تعالیٰ کا حکمران ہو اور تجھے سزا دے اور تیرا مال چھین لے تو اس کی اطاعت کرو، ورنہ تجھے موت آئے تو اس حال میں کہ تو نے ایک درخت کی جڑ کو اپنے دانتوں کے ساتھ پکڑا ہو، میں نے عرض کیا: پھر کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: پھر دجال نکلے گا جس کے پاس ایک نہر اور ایک آگ ہو گی۔ چنانچہ جو اس کی آگ میں گر پڑا، اس کا اجر واجب ہو گیا اور اس کا بوجھ ضائع ہو گیا، اور جو اس کی نہر میں گر پڑا، اس کا بوجھ واجب ہو گیا اور اس کا اجر ضائع ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: پھر کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: پھر یہ روز قیامت کی ساعت ہو گی۔‘‘

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com